سلسلہ نمبر 6

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کی روشنی میں

حافظ عبد الرحمٰن خان
ابن شہید ورور ابو الشہید
شاہ عالمی مظفر گڑھی
خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مرکز سراجیہ گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5877456
www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مسلمان بھائیوں آپ بخوبی جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اوراس کے تمام ماننے والے اس بات پر بضد ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں لیکن آپ یہ بات جان کر حیران ہوں گے کہ مرزا قادیانی نے کل زندگی 69 سال 4 ماہ 25 دن پائی ہے اور 57 سال 4 ماہ 25 دن تک یہی کہتا رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور مرنے سے 12 سال پہلے 1896ء کو اپنا عقیدہ بدلا اور یہ کہنا شروع کردیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔ انہیں زندہ آسمانوں پر ماننا شرک العظیم ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے کتاب البریہ میں لکھا ہے کہ میری پیدائش 1839 یا 1840ء میں ہوئی ہے (کتاب البریہ صفحہ 159، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 177) اور وفات 26 مئی 1908ء میں ہوئی (ملفوظات جلد 10 صفحہ 459)۔ حساب لگالیں، 69 سال 4 ماہ 25 دن بنتے ہیں۔

آیت قرآنی اور تفسیر الہامی (اوّل):

مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے: "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے تو اُن کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دوٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔"

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 499، روحانی خزائن صفحہ 593 جلد 1 از مرزا قادیانی)

مندرجہ بالا عبارت میں خاص طور پر لائق توجہ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیت قطعی الثبوت ہے اور مرزا قادیانی نے "اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے"۔ کہہ کر اس کی جو الہامی تفسیر کی ہے وہ بھی اس کے نزدیک قطعی ہے کہ یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام کی ظاہری وجسمانی آمد کی پیش گوئی ہے۔ پس قرآن مجید کی آیت اور مرزا قادیانی کی الہامی تفسیر دونوں مل کر حضرت مسیح علیہ السلام کی ظاہری اور جسمانی آمد ثانی کو قطعی بنا دیتے ہیں، جس کے بعد مرزا قادیانی کے ماننے والوں کے لئے کسی قسم کے شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔

آیت قرآنی اور تفسیر الہامی(دوم):

اس الہامی کتاب براہین احمدیہ میں بڑے زوردار دعویٰ کے ساتھ اپنے الہام سے ثابت کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے، ملاحظہ فرماویں۔ ”عسی ربکم ان یرحم علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم للکافرین حصیرا خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے۔ یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے۔ اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا“۔

(براہین احمدیہ صفحہ 506،505 روحانی خزائن صفحہ 602،601 جلد 1 از مرزا قادیانی)

نوٹ: مرزا قادیانی کے الہامات کا مجموعہ ”تذکرہ“ میں فاضل مرتب نے زیر بحث الہام ”عسی ربکم ان یرحم علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم للکافرین حصیرا“ پر حسب ذیل نوٹ لکھا ہے:

”حضرت اقدس نے اس الہام کو اربعین نمبر 2 کے نمبر 5 پر اور اس کے علاوہ کئی مقامات پر بھی بحوالہ براہین احمدیہ ان یرحمکم درج فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ”علی“ کا لفظ سہو کتابت ہے۔

(تذکرہ طبع دوم صفحہ 82، طبع سوم صفحہ 79-80، طبع چہارم صفحہ 63 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے اس الہام اور اس کی تشریح سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسے قطعی الہام ہوا تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور براہین احمدیہ کے زمانہ میں اپنے الہام کی روشنی میں وہ یہی عقیدہ رکھتا تھا۔

نوٹ: مرزا قادیانی نے اربعین نمبر 2 میں براہین احمدیہ میں درج شدہ الہامات کی فہرست دی ہے اور ھو الذی اور عسی ربکم والی آیات کو مرزا قادیانی نے اپنے الہامات قرار دیا ہے۔ حوالہ کے لئے دیکھیں

(اربعین جلد 2 صفحہ 9،10 روحانی خزائن صفحہ 351،352 جلد 17 از مرزا قادیانی)

یہاں کس قدر وضاحت سے مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے، رفع آسمانی اور آمد ثانی

کے عقیدے کو تسلیم کیا ہے۔ اور 12 سال بعد تک اسی عقیدہ پر جما رہا۔ ہمیشہ مسیح موعود ہونے کا انکار کیا اور مثیل مسیح کہلاتا رہا۔

اپنی کتاب ازالہ اوہام میں مرزا قادیانی لکھتا ہے: "اے برادران دین وعلمائے شرع متین آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادت اور اخلاق وغیرہ کے خدائے تعالےٰ نے میری فطرت میں بھی رکھی ہیں"۔

(ازالہ اوہام (اول) صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام: مسیح موعود بننے سے انکار اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ الہامی ہے جیسا کہ مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں سے ثابت ہے۔ اب حیرانی والی بات ہے کہ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کے الہامات سے اپنا یہ دعویٰ ثابت کیا ہے کہ میں مسیح موعود نہیں ہوں، مسیح علیہ السلام زندہ ہیں، دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اور دوسری طرف یہ بھی براہین احمدیہ کے الہامات سے ہی سے ثابت کیا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام مسیح موعود نہیں وہ فوت ہو چکے ہیں، آگے حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی اعجاز احمدی کے شروع میں لکھتا ہے: "وجی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے، تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھولدی تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا۔ اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا۔ اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی

الدین کلہ تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور پر درج تھا۔ خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا۔ مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا۔ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بےخبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد ومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آیا کہ میرے اوپر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

پس جب اس بارہ میں انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا کہ فاصدع بما تومر یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل میں روز روشن کی طرح یقین بٹھا دیا گیا۔ تب میں نے یہ پیغام لوگوں کو سنا دیا"

(اعجاز احمدی صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے ایک قرآنی اور الہامی آیت سے یہ ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور پھر 12 برس بعد اسی قرآنی اور الہامی آیت سے ثابت کر رہا ہے کہ مسیح موعود میں ہوں، عیسی ابن مریم مر چکے ہیں اور یہ کہتا ہے کہ میں نے براہین احمدیہ میں حیات عیسیٰ کا رسمی عقیدہ لکھ دیا تھا۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے قرآن کی آیت کی الہامی تفسیر کرتے ہوئے بڑے زوردار دعوے سے ثابت کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں تشریف لائے گے۔

مسلمان بھائیوں! قادیانیوں سے دریافت کرو کہ کیا قرآن شریف میں رسمی عقائد درج ہیں؟ اور مرزا قادیانی کو رسمی الہام ہوتے تھے ؟...... انا للہ وانا الیہ رجعون۔ جب مرزا قادیانی کی طرف اللہ تعالی کے کئے ہوئے الہام اور قرآن شریف کی آیت کا مفہوم مرزا قادیانی غلط بیان کر رہا تھا تو اللہ تعالی نے کیوں نہیں فرمایا کہ مرزا قادیانی کیا کر رہے ہو؟ کیا تمھیں الہام اور قرآن شریف کی آیت کا مفہوم نہیں سمجھ میں آیا، یا خواب دیکھ رہے ہو۔ عیسیٰ علیہ السلام تو مر گئے ہیں اور جس مسیح موعود نے آنا ہے وہ تم ہو اور تم ہی لکھ رہے ہو کہ جب مسیح

علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو 12 سال بعد یاد آیا یا علم ہوا کہ مرزا قادیانی نے اپنی گردن پر چھری پھیر دی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ نیند آ گئی تھی۔ کیا یہ اصلاح و تجدید دین ہو رہی ہے؟ انا للہ وانا الیہ رجعون۔

اور پھر لطف یہ کہ جب حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ بدلا تو مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ست بچن میں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے 120 برس کی عمر پائی۔

(ست بچن صفحہ 176، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 302 از مرزا قادیانی)

پھر پانچ ماہ بعد مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے 125 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ (تریاق القلوب صفحہ 371، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 499 از مرزا قادیانی)

پھر چار سال بعد مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام 153 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ 29، مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 29 از مرزا قادیانی)

اس طرح قبر کے متعلق مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھا کہ مسیح کی قبر ان کے اپنے وطن گلیل میں ہے۔ (ازالہ اوہام (دوم) صفحہ 473، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 353 از مرزا قادیانی)

پھر کچھ سال بعد مرزا قادیانی نے اتمام الحجہ میں لکھا کہ مسیح کی قبر بیت المقدس، طرابلس یا بلاد شام میں ہے۔

(اتمام الحجہ صفحہ 24، مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 296، از مرزا غلام احمد صاحب)

پھر کچھ سال بعد مرزا قادیانی نے اپنی کتاب کشتی نوح میں لکھا کہ مسیح کی قبر کشمیر سری نگر محلہ خان یار میں ہے۔

(کشتی نوح صفحہ 18، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16 از مرزا قادیانی)

اگرچہ مرزا قادیانی پر قبر مسیح کا مسئلہ پھر مشتبہ ہوا اور اپنے مرنے سے 11 دن پہلے لکھا کہ ایک بزرگ کی روایت سے مسیح کی قبر مدینہ کے قریب ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ 251، روحانی خزائن صفحہ 261 جلد 23 از مرزا قادیانی)

لیکن قادیانی کشمیر والی قبر ہی مسیح کی قبر بتلاتے ہیں جس کا قبر مسیح ہونا کسی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز ثابت نہیں۔

مرزا قادیانی نے ابن مریم بننے کی غرض سے 1896ء کو اپنا عقیدہ بدلا بحوالہ (اعجاز احمدی صفحہ 9، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی) اور 1908ء تک زندہ رہا۔ یعنی 12 سال تک اللہ کی طرف سے مخلف الہام ہوتے رہے یعنی اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی سے مذاق کرتے رہے اور یہ صحیح خبر ایک بھی الہام میں نہ دی گئی (نعوذ باللہ)۔ اصل میں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔

مرزا قادیانی نے سرمہ چشم آریہ کے آخر میں ایک اشتہار دیا ہے جس میں لکھتا ہے کہ "کتاب براہین احمدیہ جس کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے مولف (مرزا قادیانی) نے ملہم و مامور (یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے) ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے۔" (سرمہ چشم آریہ اشتہار صفحہ 270 کے بعد، مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 318 کے بعد اشتہار از مرزا قادیانی)۔

آئینہ کمالات اسلام میں مرزا قادیانی لکھتا ہے "اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ بات معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت (یعنی جبرائیل علیہ السلام کی توجہ) ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ (یعنی بدن کے تمام اعضاء) میں کام کرتی ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 93 از مرزا غلام احمد صاحب)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ روح القدس کی قدسیت نے مرزا قادیانی کے ہاتھ کو کیوں نہ پکڑا اور قلم کیوں نہیں توڑ دی۔ روح القدس کی قدسیت نے کیوں نہیں شور مچایا، کیوں نہیں چیخی چلائی کہ مرزا قادیانی کیوں اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کو مرے ہوئے تقریباً دو ہزار سال ہو گئے ہیں اور تم لکھ رہے ہو کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور لکھ بھی ایسی کتاب میں رہے ہو جو اصلاح و تجدید کے لئے لکھی جا رہی ہے۔

مرزا قادیانی کیا تمہاری مت ماری ہے۔ تمہیں پتہ نہیں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ماننا شرک ہے۔

مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ جلد 1 میں لکھا ہے کہ "ہم نے صدہا طرح کا فتور اور فساد دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا چونکہ یہ مخالفین پر فتح عظیم ہے"۔

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 62، مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 62 جلد 1 از مرزا قادیانی)

صدہا فتور اور فساد میں سے سب سے بڑا فتور اور فساد قادیانیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر ماننا اور انکا دوبارہ دنیا میں آنا ہے۔ صدہا فتور اور فساد کی اصلاح تو مرزا قادیانی سے کیا ہوگی، حیات عیسیٰ علیہ السلام کو براہین احمدیہ میں مرزا قادیانی نے تسلیم کر کے اپنے پاؤں کاٹ دیئے۔ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ مخالفوں پر فتح عظیم ہے۔ یہ مرزا قادیانی کی خوش فہمی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ مخالفوں کی فتح عظیم ہے نہ کہ مرزا قادیانی کی کیونکہ یہ مرزا قادیانی کی مسیح موعودیت اور مہدی معودیت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے واسطے تیز سے تیز کلہاڑا ہے۔

مرزا قادیانی طالب علمی کے زمانے کے بارے میں لکھتا ہے: "اور ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی

طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا۔ میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوے"۔

(کتاب البریہ صفحہ 181، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 181 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ "والد صاحب کا دستور تھا کہ سارا دن الگ بیٹھے پڑھتے رہتے تھے اور ارد گرد کتابوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا"۔ (سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ 218 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

مرزا قادیانی لکھتا ہے "مگر اکثر حصہ وقت کا قرآن شریف کے تدبّر اور تفسیروں اور حدیثوں کے دیکھنے میں صرف ہوتا تھا اور بسا اوقات حضرت والد صاحب کو وہ کتابیں سنایا بھی کرتا تھا"۔

(کتاب البریہ صفحہ 187 روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 187 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی 1884ء میں لکھی گئی اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد نماز مغرب میرے پاس تشریف لائے۔ حضرت فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے" پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علی ؓ نے تالیف کیا ہے اور اب علیؓ وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے"۔ (براہین احمدیہ صفحہ 504 روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 599 ،تذکرہ طبع دوم صفحہ 21، طبع سوم صفحہ 20، طبع چہارم صفحہ 16 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593، 601 پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے جیسا کہ میں پہلے بیان کر آیا ہوں۔ براہین مرزا قادیانی نے 1884ء میں لکھی ہے۔ یہ آپ کو معلوم ہے کہ براہین میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ لکھنے کے بعد 12 سال تک اسی عقیدہ پر جما رہا۔ 12 سال بعد عقیدہ بدلا اور ازالہ اوہام (دوم) کے صفحہ 595، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 423 پر لکھا ہے کہ قرآن شریف کی 30 آیتوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں (ازالہ اوہام صفحہ 598 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 423 از مرزا قادیانی)۔ کیوں صاحب! مرزا قادیانی کتابوں کا مطالعہ اس قدر کرتا تھا کہ گویا دنیا میں نہیں تھا۔ خاص کر تدبر قرآن شریف اور تفسیروں کا اور احادیث شریف کا مطالعہ کیا کرتے تھا۔ کسی حدیث شریف یا قرآن شریف کی ایک آیت میں بھی یہ نہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں کہ مرزا قادیانی نے براہین میں لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اب 12 سال بعد 30 آیات سے ثابت کر رہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں کیا یہ 30 آیتیں اس وقت نظر نہیں آئی تھیں۔ کیا تفسیر علی جو مرزا قادیانی کو براہین لکھنے سے 10 سال پہلے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دی تھی، اس میں بھی یہ نہ لکھا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ اور تذکرہ میں لکھا ہے کہ براہین احمدیہ کی تصنیف سے 20 برس پہلے خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو اس وقت میرے دائیں ہاتھ میں میری تالیف کردہ کتاب تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔ عرض کیا یہ میری لکھی ہوئی کتاب ہے فرمایا اس کا کیا نام ہے۔ میں نے کہا قطبی یعنی قطب ستارے کی طرح مستحکم غیر متزلزل آپ نے فرمایا مجھے دیں۔ میں نے آپ کو دیدی۔ فرمایا اس کے ذریعہ اسلام زندہ ہوگا۔ (براہین احمدیہ صفحہ 249، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 274،275 حاشیہ، تذکرہ طبع دوم صفحہ 4،3، طبع سوم صفحہ 2، طبع چہارم صفحہ 1 تا 2 از مرزا قادیانی)

بقول مرزا قادیانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کتاب کے ذریعہ اسلام جو مردہ ہو چکا ہے، زندہ ہوگا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہوتا تو یہ بھی فرمایا ہوتا کہ مرزا یہ جو تو نے اس کتاب میں گند مارا ہے اسے درست کر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور اُن کے ہاتھ سے دین اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے گا اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ عیسیٰ کے ذریعہ ظہور میں آئے گا۔ مرزا کیا تم کو اتنا بھی علم نہیں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو مرے ہوئے تو تقریباً دو ہزار سال ہو گئے ہیں اور تم نے لکھا ہے کہ وہ زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ مرزا یہ غلبہ دین تو تیری اس کتاب کے ذریعہ سے ہوگا نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے، لہٰذا اس غلطی کو درست کرو۔

قطب ستارے کی طرح مستحکم غیر متزلزل کتاب (براہین احمدیہ) میں وہ زلزلہ آیا کہ وفات مسیح کی عمارت ایسے منہدم ہوئی کہ قیامت تک قائم نہیں ہو سکتی۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ 323 تا 338 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 423 سے 438 میں لکھا ہے کہ 30 آیتیں قرآن شریف میں ہیں اور وہ تمام آیات لکھی بھی ہیں کہ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ ایک آیت ہے، شراب حرام ہے۔ سب مفسرین نے لکھا شراب حرام ہے۔ ایک آیت ہے چور کے ہاتھ کاٹو۔ سب مفسرین نے لکھا چور کے ہاتھ کاٹو۔ ایک آیت ہے زانی مرد ہو یا عورت اسے سنگسار کرو۔ سب مفسرین نے لکھا ہے زانی مرد ہو یا عورت اسے سنگسار کیا جائے۔ تعجب ہے کہ تیس آیتیں قرآن شریف میں ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور کسی مفسر نے یہ نہیں لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ منہ مانگا انعام دوں گا اگر آپ مرزا قادیانی سے پہلے 13 صدیوں کے کسی مفسر، مجدد کی چھوٹی بڑی ترجمہ و تفسیر سے یہ دکھا دیں کہ اس نے لکھا ہو کہ اس آیت سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے ساتھ شادی ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔اس پر میرا ایک رسالہ آسمانی دلہن کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔اس میں اس پیشگوئی کی مکمل تفصیل ہے۔آپ اس کا مطالعہ کریں میں یہاں صرف ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارک ہے۔

عن عبدالله ابن عمر وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عيسى ابن مريم الى الارض فيتزوج ويولد له ويمكث خمسا واربعين سنة ثم يموت فيدفن معى فى قبرى فاقوم انا وعيسى ابن مريم فى قبر واحد بين ابى بكر وعمر (مشکوۃ شریف صفحہ نمبر 480 باب نزول عیسٰی علیہ السلام، مترجم مشکوۃ شریف صفحہ 54 جلد 3)	عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسی ابن مریم زمین میں نازل ہوں گے شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی۔ پینتالیس سال تک زمین میں ٹھہریں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میرے مقبرہ میں داخل ہوں گے۔ میں اور عیسٰی بن مریم ابوبکر اور عمر کے درمیان ایک مقبرہ سے اٹھیں گے۔

حدیث مذکورہ بالا سے صاف واضح ہے کہ عیسٰی ابن مریم علیہ السلام زمین پر اتر کر نکاح کریں گے چونکہ مرزا قادیانی دعوٰی مسیحیت سے پہلے نکاح کر چکے تھے۔اس سے اولاد بھی تھی۔اس لئے مرزا قادیانی نے حدیث ہذا کا یہ مطلب ظاہر کیا کہ اس نکاح سے جو مسیح موعود کی علامت ہے محمدی بیگم کا میرے ساتھ نکاح ہونا ہے۔چنانچہ مرزا قادیانی کے الفاظ ہیں:

”اس (محمدی بیگم والی) پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے۔کہ ”یتزوج ویولدلہ“ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا نیز صاحب اولاد ہوگا۔اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔

(انجام آتھم صفحہ 53، مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)

ساری باتیں چھوڑو، مرزا قادیانی کی شادی محمدی بیگم کے ساتھ نہ ہونے سے ثابت ہو گیا کہ عیسٰی ابن مریم زندہ

ہیں اور مرزا قادیانی کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ آپ حدیث شریف کے الفاظ پر غور فرماویں۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے عیسیٰ ابن مریم ہی کی شادی کا ذکر کیا کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے تھے اس وقت آپ کنوارے تھے اور ابھی آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ اس واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام شادی کریں گے اور ان کے بچے بھی ہوں گے اور یہ مرزا قادیانی بھی مانتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی بیوی نہ تھی۔ ان کی شادی نہیں ہوئی تھی اور یہ بھی لکھتا ہے کہ وہ نامرد ہیجڑا تھے (بہر حال کنوارے دنیا سے رخصت ہوئے)۔ تفصیلات کیلئے (نور القرآن صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 448، 449 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب نور الحق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانا ہے "یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہیں اور مردوں میں سے نہیں۔"

(نور الحق صفحہ 68-69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 142-143 از مرزا قادیانی)

پھر بھی حیات موسیٰ علیہ السلام کے متعلق حمامۃ البشریٰ میں لکھا ہے کہ وہ زندہ آسمان پر ہیں اور یہ قرآن شریف کی آیت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فلا تکن فی مریۃ من لقائہ معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات میں شک نہ کر۔ اگر موسیٰ علیہ السلام مرے ہوتے تو نبی علیہ السلام سے کبھی ملاقات نہ کرتے کیونکہ مرے ہوئے زندوں سے نہیں ملا کرتے۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 55 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 221 از مرزا قادیانی)

مذکورہ بالا عبارات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتا ہے۔

مرزا قادیانی کہتا ہے" میں نے انہیں بار بار دیکھا ہے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو) ایک بار میں نے اور مسیح علیہ السلام نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا ہے" (تذکرہ طبع دوم صفحہ 441، سوم صفحہ 427، چہارم صفحہ 349 از مرزا قادیانی) فرمایئے! یہ مرے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام زندہ مرزا قادیانی کے ساتھ ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کیسے کھا رہے ہیں؟

ایک دفعہ چند عیسائی مرزا قادیانی کے پاس آئے اور کچھ سوال وجواب ہوئے۔ عیسائیوں نے سوال کیا، مسیح کو آپ نے کس طور سے دیکھا ہے۔ آیا جسمانی رنگ میں دیکھا ہے، مرزا صاحب نے فرمایا ہاں جسمانی رنگ میں اور عین حالت بیداری میں دیکھا ہے۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 224)

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا عبارات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، ذرا غور فرمائیں۔

کتاب "عسل مصفیٰ" تالیف ابوالعطا مرزا خدابخش قادیانی احمدی کیے از کمترین خادمان مسیح موعود بماہ اپریل 1901ء مطابق غرہ ذی الحجہ 1318ھ میں لکھی گئی تھی۔ اس میں مجددین کی ایک فہرست دی ہے اس کا مطالعہ فرماویں۔ "اس باب میں کہ 13 صدیوں میں کون کون مجدد ہوئے ہیں ہم اوپر دکھلا چکے ہیں کہ ہر صدی کے سرے پر مجددوں کا آنا ضروری ہے۔ کیونکہ ہر سو 100 سال کے بعد زمانہ کی حالت پلٹا کھاتی ہے۔ اور دین اسلام میں ضعف واقع ہو جاتا ہے لہٰذا بس ضروری ہے کہ اس ضعف اور کمزوری کے دور کرنے کے لئے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص تائید پا کر دنیا میں کھڑا ہو۔ اور جس قدر اہل اسلام میں فتور برپا ہو گیا ہو۔ اس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور دین مردہ کو از سر نو زندہ کر کے اس کو اپنی اصلی ہیئت میں دکھلا دے۔ چنانچہ اس غرض کے پورا کرنے کے لئے 13 صدیوں میں جس قدر اصحاب مجدد تسلیم کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بعض نے اپنی زبان سے دعوئ مجددیت کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا صرف لوگوں نے اُن کو اپنے اعتقاد اور علم سے مجدد تسلیم کر لیا ہے۔ ہم ان کے نام صدی وار لکھ دیتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ ان کے اسمائے مبارک سے ناواقف اور ناآشنا ہیں۔ اچھی طرح سے واقف ہو جائیں۔

پہلی صدی میں اصحاب ذیل مجدد تسلیم کئے گئے ہیں: (1) عمر بن عبدالعزیز (2) سالم (3) قاسم (4) مکحول۔ علاوہ ان کے اور بھی اس صدی میں مجدد مانے گئے ہیں۔.........

دوسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) امام محمد ادریس ابوعبداللہ شافعی (2) احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (3) یحییٰ بن معین بن عون مطفانی (4) اشہب بن عبدالعزیز بن داؤد قیس (5) ابوعمر و مالکی مصری.........

تیسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) قاضی احمد بن سریح بغدادی شافعی (2) ابوالحسن اشعری متکلم شافعی (3) ابوجعفر طحاوی ازدی حنفی (4) احمد بن شعیب (5) ابوعبدالرحمٰن نسائی.........

چوتھی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) امام ابوبکر باقلانی (2) خلیفہ قادر باللہ عباسی (3) ابوحامد اسفرائنی (4) حافظ ابونعیم (5) ابوبکر خوارزمی حنفی (6) بقول شاہ ولی اللہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم نیشا پوری (7) امام بیہقی (8) حضرت ابوطالب ولی اللہ صاحب قوت القلوب جو طبقہ صوفیاء سے ہیں.........

پانچویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) محمد بن ابوحامد امام غزالی (2) بقول عینی و کرمانی حضرت راعونی حنفی (3) خلیفہ مستظہر بالدین مقتدی باللہ عباسی (4) عبداللہ بن محمد انصاری ابواسماعیل ہروی۔

چھٹی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) محمد بن عمر ابوعبداللہ فخرالدین رازی (2) علی بن محمد (3) عزالدین ابن کثیر (4) امام رافعی شافعی صاحب زبدہ شرح شفا (5) یحییٰ بن حبش بن میرک حضرت

شہاب الدین سہروردی شہید امام طریقت (6) یحیٰ بن اشرف بن حسن محی الدین لوذی ....

ساتویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ حنبلی (2) تقی الدین ابن دقیق السعید (3) شاہ شرف الدین مخدوم بہائی سندی (4) حضرت معین الدین چشتی (5) حافظ ابن القیم جوزی شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن القیم الجوزی ورعی دمشقی حنبلی ....

آٹھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) حافظ علی بن حجر عسقلانی شافعی (2) حافظ زید الدین عراقی شافعی (3) صالح بن عمر بن ارسلان قاضی بلقینی (4) علامہ ناصر الدین شاذلی ابن سنت میلی۔

نویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) عبدالرحمٰن بن کمال الدین شافعی معروف امام جلال الدین سیوطی (2) محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی شافعی (3) سید محمد جون پوری مہتدی ....

دسویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) ملاعلی قاری (2) محمد طاہر فتنی گجراتی محی الدین محی السنۃ (3) حضرت علی بن حسام الدین معروف بعلی متقی ہندی مکی۔

گیارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) عالمگیر بادشاہ غازی اورنگزیب (2) حضرت آدم بنوری صوفی (3) شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین فاروقی سرہندی معروف امام ربانی مجدد الف ثانی

بارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان نجدی (2) مرزا مظہر جان جاناں دہلوی (3) سید عبدالقادر بن احمد بن عبدالقادر حسنی کوکبانی (4) حضرت احمد شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (5) امام شوکانی (6) علامہ سید محمد بن اسماعیل امیر یمن (7) محمد حیات بن ملا لازیہ سندھی مدنی

تیرہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں: (1) سید احمد بریلوی (2) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (3) مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی (4) بعض کے نزدیک شاہ رفیع الدین صاحب بھی مجدد ہیں (5) بعض نے شاہ عبدالقادر کو مجدد تسلیم کیا ہے۔ ہم اسکا انکار نہیں کر سکتے۔ کہ بعض ممالک میں بعض بزرگ ایسے بھی ہوں گے جن کو مجدد مانا گیا ہو۔ اور ہمیں انکی اطلاع نہ ملی ہو۔ وجہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو جامع جمیع صفات انسانی تھے، کوئی کامل انسان ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ شریعت اسلامی کے تمام محکمہ جات کی خدمات کو سرانجام دے سکتا۔ اسلئے ضروری بلکہ اشد ضروری تھا۔ کہ شریعت حقہ اسلام کے ہر پہلو اور ہر محکمہ کے ضعف اور کمزوری کو دور کرنے کے لئے الگ الگ افراد اس خدمت پر مامور ہوتے اور مشاہدہ اور تجربہ گواہی دیتا ہے کہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ چنانچہ فہرست مجددین سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی مجدد فقیہہ ہے کوئی محدث ہے۔ کوئی مفسر ہے، کوئی صوفی ہے، کوئی متکلم ہے اور کوئی بادشاہ ہے۔ الغرض جن کاموں کو ایک ذات جامع جمیع صفات انسانی بہمہ حسن و

خوبی سرانجام دیتی تھی۔اب مختلف زمانوں میں مختلف افراد مختلف پہلوؤں میں ان خدمات کو بجالاتے رہے۔ اوراس سے کوئی مسلمان انکارنہیں کرسکتا۔

جب یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ ہر صدی کے سر پر کسی مجدد کا آنا ضروری ہے۔تو اب کوئی وجہ نہیں کہ چودہویں صدی کے سر پر کوئی مجدد نہ آوے۔مجدد کا آنا نہایت ہی ضروری ہے۔خاص کر ایسے پرفتن زمانہ میں جبکہ اسلام پر ہر پہلو اور ہر طرف سے مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔اور اسلام ایسے نرغہ میں پھنس گیا ہو کہ جس سے جانبری نہایت ہی مشکل ہوگئی ہو۔"

(عسل مصفی صفحہ 116 از مرزا خدا بخش قادیانی)

قادیانیوں کی کتاب "عسل مصفی" میں 83 مجددین کی فہرست دی ہے اور ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ ہم اس کا انکار نہیں کرسکتے کہ بعض ممالک میں بعض بزرگ ایسے بھی ہوں گے جن کو مجدد مانا گیا ہو اور ہمیں ان کی اطلاع نہ ملی ہو۔یہ تو ظاہر ہے کہ مجدد وہی ہوسکتا ہے جو اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ قرآن وحدیث کا علم رکھتا ہو۔سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی صدی سے لے کر تیرہویں صدی تک تمہارے 83 مجدد ہوئے ہیں۔ان میں سے کسی ایک کو بھی پتہ نہیں چلا کہ عیسیٰ علیہ السلام مرگئے ہیں۔انہیں زندہ ماننا شرک ہے اور لوگوں کے واسطے سب سے بڑا فتنہ ہے اور پھر سب سے بڑا ظلم یہ کہ خود مرزا قادیانی بھی اپنی زندگی کے 57 سال 4 ماہ 25 دن تک اس شرک میں مبتلا رہے اور یہی کہتے رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

مرزا قادیانی نے ضمیمہ حقیقۃ الوحی الاستفتاء روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660 پر سب سے بڑا فتنہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیا ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ماننا شرک عظیم کہا ہے۔13 صدیوں کے کسی مجدد نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کی اصلاح کیوں نہیں کی۔اس لئے کہ 13 صدیوں کے سب مجدد حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کے قائل تھے، کسی مجدد نے ہرگز نہیں کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں بلکہ سب نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور انکا نزول ہوگا۔اگر کسی نے کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں تو حوالہ دو۔

آپ ذرا سوچیں یہ ساری باتیں یہ نہیں بتاتیں کہ یہ سارے کا سارا دجل ہے، فریب ہے، ہیرا پھیری ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی پہلے ہی دن کہہ دیتا کہ عیسیٰ علیہ السلام تقریبا دو ہزار سال پہلے فوت ہوچکے ہیں چہ جائیکہ ان کو اتنا عرصہ زندہ مانتا رہا اور اپنی کتابوں میں لکھتا رہا۔اللہ تعالیٰ بھی نعوذ باللہ خاموش رہے، کیا اللہ تعالیٰ سے بھی نعوذ باللہ غلطی ہوگئی تھی۔اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں نہ بتایا کہ غلام احمد کیا لکھ رہے ہو؟ مرزا قادیانی

کو الہام ہوتے رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، آسمانوں سے اتریں گے اور کوئی بتانے والا نہ تھا کہ یہ الہام غلط ہیں۔ روح القدس جبرائیل علیہ السلام بھی خاموش رہے۔ کثرت سے تفاسیر کا مطالعہ اور بالخصوص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر میں بھی یہ مسئلہ نہ ملا۔ تیرہ صدیوں کے مجددین میں سے کسی ایک کو بھی یہ معلوم نہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ سب ان کو زندہ مانتے رہے اور حیات نزول عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق لکھتے رہے جب ملہم من اللہ ہو کر لکھی گئی کتاب براہین احمدیہ (قطبی) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش رہے۔ پھر عمر کے آخری حصہ میں تواتر سے ہونے والے الہامات نے مرزا قادیانی پر یہ تو کھول دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور مرزا قادیانی خود مسیح موعود ہے۔ مگر یہ الہامات نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کے متعلق بتا سکے اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق بتا سکے۔

قادیانیوں کو سمجھائیں کہ آدمی آلو خریدتا ہے تو اسے اچھی طرح دیکھتا ہے کہ کہیں یہ خراب یا کانا تو نہیں۔ کیا یہ انصاف کی بات ہے کہ جہاں ایمان کے سودے ہوں وہاں آنکھیں بند کر کے کسی کی ہر بات قبول کر لے۔ یہ تو جنت اور جہنم کا سوال ہے۔ قادیانی اس قدر غفلت سے کام نہ لیں بلکہ سوچیں، سمجھیں اور اپنا عقیدہ وہی بنائیں جو تمام امت کا متفقہ طور پر چلا آ رہا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر قادیانی سوالات کرنا چاہیں یا سمجھنا چاہیں یا مجددین و مفسرین و محدثین کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیں تو میرے ساتھ رابطہ کر لیں۔ اگر قادیانیوں نے میری باتیں جو مرزا قادیانی کی کتابوں سے بھی عرض کروں گا، غور سے سنیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کی سمجھ میں ضرور آ جائیں گی۔ آپ اس موضوع پر میرے دو رسائل "حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے قرآن شریف" اور "حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث شریف" کا بھی ضرور مطالعہ کریں اور قادیانیوں کو بھی مطالعہ کروائیں۔ اگر قادیانی چاہیں تو اپنے کسی مربی سے میری بات کرا دیں۔ میں مربی سے بھی بات کرنے کو تیار ہوں۔

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

ابن سرور حافظ عبد الرحمٰن خان شاہ عالمی
ابو الشہید مظفر گڑھی
مہتمم مدرسہ مخزن العلوم خطیب و امام مسجد توحید (قبرستان والی)
بی ون 9 بلاک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 0092-42-5120403 موبائل: 0300-4808818

اپیل: مرزا قادیانی نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ہماری قادیانیوں/مرزائیوں سے درخواست ہے کہ غیر جانبدار ہوکر غور کریں کہ مرزا قادیانی کو نبی ماننے والے اور اس کو جھوٹا ماننے والے کیا دونوں مسلمان ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ ہرگز نہیں کیونکہ مسلمان ہونے کے لئے تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ دونوں میں صرف ایک مسلمان ہے دوسرا نہیں۔ لہٰذا اب مسلمان ہونے کا مدار فیصلہ اس بات پر ہوا کہ آیا مرزا قادیانی نبی ہے یا نہیں؟ کیونکہ قادیانیوں میں اور ہم میں صرف یہی ایک جھگڑا ہے۔

ہماری قادیانیوں سے گذارش ہے کہ اگر وہ خود مرزا قادیانی کی کتابوں روحانی خزائن، ملفوظات اور مجموعہ اشتہارات کو غور سے اور غیر جانبدار ہوکر پڑھیں اور ان کا موازنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اور احادیث نبویہ سے کریں گے تو یقیناً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ مرزا قادیانی کی باتیں تضادات، کفر، جھوٹ، مکاری، دغابازی اور دجل وفریب سے بھری ہوئی ہیں۔ مرزا قادیانی کے کردار اور شخصیت کو پرکھیں۔ اس کی اپنی کتب اور اس کے صاحبزادگان کی کتب اور اس کے اصحاب کی کتب کے مطالعہ سے آپ کو بہت کچھ نظر آئے گا لیکن وہ کتابیں نہیں جو جماعت احمدیہ آپ کو پڑھانا چاہتی ہے بلکہ وہ کتابیں پڑھیں جو جماعت احمدیہ غلطی سے شائع کرچکی ہے اور اب اس کو چھپائے پھر رہے ہیں مثلاً سیرت المہدی، کلمۃ الفصل وغیرہ۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ان کتابوں کو غیر جانبداری سے پڑھ کر آج تک ایک بھی شخص قادیانی نہیں ہوا ہاں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ ان کتابوں کو پڑھ کر قادیانیوں کی آنکھیں کھل گئیں اور دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

قادیانی بتائیں کہ آپ کو آخر کس چیز کی مجبوری ہے کہ ایک جھوٹے شخص کے پیچھے لگ کر اپنوں سے کٹ گئے ہو۔ اللہ پاک کو راضی کرنے کی بجائے جماعت احمدیہ کے عہدیداروں اور ایک خاندان کی رضا اور خواہش کو ماننے پر مجبور ہو۔ اس خاندان نے خدا کے نام پر تمہارا ایمان، خاندان، اولاد، عزت وآبرو، وقت، مال، جائیداد غرضیکہ ہر چیز پر قبضہ کرکے تمہیں مزارعوں کی حیثیت دی ہے۔ تم سے زکوٰۃ کی بجائے ہر قسم کے ذاتی، جماعتی، سماجی اور نفسیاتی حربے استعمال کرکے بیسیوں چندے وصول کیئے جاتے ہیں اور یہ خاندان خود چندوں سے مستثنیٰ ہے۔ اپنے ایمان سے کہو جنتی بہتوں کے دعوے ہر سال کیئے جاتے ہیں اس کا ہزارواں حصہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا؟ جھوٹی قسموں، جھوٹی پیشگوئیوں اور مال وزر کی خواہش والے انگریز کے اس خودکاشتہ خاندان سے اپنی جان چھڑاؤ اور اپنی اور اپنے خاندان کی عاقبت خراب ہونے سے بچاؤ۔

ہماری قادیانیوں سے اپیل ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اصل اور ہمیشہ کی زندگی آخرت کی ہے۔ اس کی فکر کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے عقائد سے بریت کا اعلان کرتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلی غلامی میں آجائیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو مصنوعی عزت کے بدلے اصل عزت سے نوازے گا کہ آپ اندازہ نہیں کرسکتے۔ آپ کے خوف کو امن اور آزادی میں بدل دے گا اور روز قیامت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آپ کا حشر ہوگا۔ اگر کوئی شبہات باقی ہیں تو انہیں دور کرنے کیلئے ہمارے ساتھ رابطہ فرمائیں تاکہ آپ کے ذہن کو مطمئن کیا جائے۔ اللہ پاک آپ کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

مرکز سراجیہ گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5877456

www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com